ہوا کہتی ہے مجھ سے یہ سفر اچھا نہیں ہے
مسلسل دل میں انہونی کا ڈر اچھا نہیں ہے

کہیں پر دَر بنانا اور کہیں دیوار اُٹھانا
تضاد ایسا ہو جس میں وہ ہُنر اچھا نہیں ہے

بنے بھی خواب ہی میں جو بسے بھی خواب ہی میں
وہاں آسیب رہتے ہیں وہ گھر اچھا نہیں ہے

پرانی بستیاں اچھی ہیں یادوں سے بھری ہیں
مگر ہر روز کا ان میں گزر اچھا نہیں ہے

جڑیں جس کی گھروں کے آنگنوں تک پھیل جائیں
پسِ دیوار و دَر ایسا شجر اچھا نہیں ہے